بعثتِ نبوی، آغازِ وحی، مقاصدِ رسالت اور عقیدۂ ختمِ نبوت

بعثتِ نبوی اور آغازِ وحی کا واقعہ کیسے پیش آیا، اور رسالت کے بنیادی مقاصد اور عقیدۂ ختمِ نبوت کیا ہیں؟

1092	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. چالیس برس کی عمر میں بعثت اور آیتِ خاتم النبیین

چالیس برس کی عمر میں نبی کریم ﷺ کی زندگی نے وہ رخ اختیار کیا جس نے انسانی تاریخ کا دھارا ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔ یہ وہ مرحلہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغام کو انسانیت تک پہنچانے کے لیے آپ کو منتخب فرمایا۔ قرآن مجید اس منصب کی حتمی نوعیت کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾

یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (الاحزاب 33:40)۔ یہ آیت بعثت، رسالت اور ختمِ نبوت کے تینوں پہلوؤں کو ایک ہی سانس میں سمیٹ دیتی ہے۔

2. غارِ حرا میں خلوت اور روحانی تیاری کا دور

بعثت سے پہلے کا دور نبی کریم ﷺ کے لیے شدید روحانی اضطراب کا زمانہ تھا، کیونکہ مکہ میں پھیلی ہوئی بت پرستی اور اخلاقی فساد آپ کو مسلسل بے چین رکھتے تھے۔ اسی اضطراب کے نتیجے میں آپ نے مکہ کے قریب واقع غارِ حرا میں عبادت، غور و فکر اور تنہائی کا معمول اختیار کر لیا۔ یہ خلوت کسی معاشرتی فرار کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ درحقیقت اس عظیم ذمہ داری کے لیے ایک خاموش، مگر گہری روحانی تیاری تھی جو آنے والے وقت میں آپ کے کندھوں پر ڈالی جانے والی تھی۔ کئی برسوں پر محیط اسی تنہائی نے آپ کے دل کو دنیاوی مشاغل سے کاٹ کر یکسوئی کی اس منزل تک پہنچا دیا جہاں الہامی پیغام کے استقبال کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

3. پہلی وحی کا نزول اور اقرأ کا حکم

چالیس برس کی عمر میں، رمضان کے مبارک مہینے میں، حضرت جبریلؑ غارِ حرا میں حاضر ہوئے اور وحیِ الٰہی کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے الفاظ اقرأ باسم ربک تھے، یعنی پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے علم کی جستجو کو ابتدا ہی سے رب کی معرفت کے ساتھ نہایت گہرے انداز میں جوڑ دیا۔ اس عظیم اور غیر معمولی تجربے کی ہیبت اتنی شدید تھی کہ آپ کانپتے ہوئے گھر لوٹے، اور حضرت خدیجہؓ نے فوری طور پر آپ کو تسلی دی، آپ کو چادر اوڑھائی اور حوصلہ بندھایا۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کی صلہ رحمی، سچائی اور کمزوروں کی مدد جیسی صفات کو اس بات کی دلیل سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔

4. حضرت خدیجہؓ اور ورقہ بن نوفل کا کردار

اسی حوصلہ افزائی کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو پہلے سے آسمانی کتابوں کا مطالعہ کر چکے تھے اور عبرانی زبان سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ ورقہ نے واقعے کی تفصیل سن کر فرمایا کہ یہ وہی ناموسِ اکبر ہے جو حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا تھا، اور پیش گوئی کی کہ آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکالے گی۔ ورقہ کا یہ تجربہ اور ان کی تصدیق، اگرچہ فردِ واحد کی رائے تھی، تاہم اس نے آپ ﷺ کے لیے ایک اضافی تسلی کا سامان فراہم کیا۔

5. وقفۂ وحی اور سورۃ مدثر کے احکام

پہلی وحی کے بعد ایک وقفہ آیا جسے وقفۂ وحی کہا جاتا ہے، اور اس کی مدت کے بارے میں روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس وقفے کے بعد سورہ مدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں، جن میں یا ایہا المدثر کے حکم کے ذریعے انذار، رب کی بڑائی بیان کرنے اور ظاہری و باطنی پاکیزگی اختیار کرنے کا راستہ متعین کر دیا گیا۔ اس مرحلے پر وحی نے آپ ﷺ کی ذاتی عبادت کو ایک اجتماعی دعوت اور معاشرتی اصلاح کی وسیع ذمہ داری میں تبدیل کر دیا، اور یوں انفرادی روحانی تجربہ ایک عالمگیر تحریک کی بنیاد بن گیا۔

6. رسالت کے بنیادی مقاصد اور توحید کی دعوت

اس رسالت کے مقاصد کو سمجھنا اس پورے موضوع کی جان ہے۔ رسالت کا سب سے پہلا اور بنیادی مقصد انسان کو شرک کی ہر شکل سے نکال کر خالص توحید کی طرف لانا تھا، کیونکہ توحید ہی وہ بنیاد ہے جس پر اسلامی عقیدے کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ قرآن مجید نے تلاوتِ آیات، تزکیۂ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم کو نبوی مشن کے بنیادی اجزا قرار دیا، جبکہ عدل، رحمت، اعلیٰ اخلاق اور آخرت کی جواب دہی کا شعور اسی مشن کے عملی نتائج کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ یوں رسالت محض ایک عقیدے کا اعلان نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی و معاشرتی نظام کی بنیاد تھی۔

7. رسالتِ محمدی کی عالمگیریت

اس رسالت کی ایک نمایاں خصوصیت اس کی عالمگیریت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی رسالت کسی مخصوص نسل، قبیلے یا جغرافیائی خطے تک محدود نہیں تھی، بلکہ قرآن مجید نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر اور تمام جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا۔ اس عالمگیریت نے دعوتِ اسلام کو زبان، رنگ اور قومیت کی حدود سے بلند کر کے ایک ایسا اصولی اور آفاقی پیغام بنا دیا جسے کسی بھی زمانے اور کسی بھی خطے کا انسان اپنی زندگی میں نافذ کر سکتا ہے۔

8. عقیدۂ ختمِ نبوت کا مفہوم اور تقاضے

اسی تناظر میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی حیثیت سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید نے واضح طور پر نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا، اور صحیح احادیث میں بھی آپ ﷺ نے متعدد مواقع پر صراحت سے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختمِ نبوت کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ دین کی بنیادی اور مکمل ہدایت اسی رسالت پر تمام ہو چکی، اور اب امتِ مسلمہ اسی محفوظ پیغام کی حفاظت، تشریح اور دعوت کی ذمہ دار ہے۔ اس عقیدے کا عملی تقاضا یہ ہے کہ قرآن و سنت کو آخری اور حتمی نبوی ہدایت مانا جائے، کسی نئے مدعیِ نبوت کو ہرگز تسلیم نہ کیا جائے، اور علم و اخلاق کے ذریعے اسی پیغام کو نسل در نسل آگے پہنچایا جائے۔

9. اسلام میں وحی اور عقل کا باہمی تعلق

اسلام میں وحی اور عقل کے درمیان کوئی بنیادی تصادم نہیں پایا جاتا۔ عقل وحی کے مفہوم کو سمجھتی ہے، اس کے دلائل پر غور کرتی ہے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کے اطلاق کی صورتیں تلاش کرتی ہے، جبکہ حلال و حرام اور غیب کے بنیادی حقائق انسانی خواہش کے بجائے وحی کی روشنی میں متعین ہوتے ہیں۔ یہ توازن اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ دین جامد تقلید یا اندھی روایت پرستی کا نام نہیں بلکہ ایک زندہ، فہم پر مبنی اور عقلی طور پر قابلِ توجیہ نظام ہے۔

10. بعثت، وحی اور ختمِ نبوت کا مجموعی خلاصہ

مجموعی طور پر بعثتِ نبوی، آغازِ وحی، مقاصدِ رسالت اور عقیدۂ ختمِ نبوت مل کر اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کوئی وقتی یا مقامی واقعہ نہیں تھی بلکہ انسانیت کے لیے ایک حتمی اور دائمی الہامی رہنمائی کا نقطۂ عروج تھی۔ غارِ حرا کی خلوت سے لے کر عقیدۂ ختمِ نبوت تک کا سفر دراصل اس بات کا بیان ہے کہ کس طرح ایک انفرادی روحانی تجربہ بتدریج ایک عالمگیر، مکمل اور آخری دینی نظام میں ڈھل گیا جس کی حفاظت اور ابلاغ کی ذمہ داری اب ہمیشہ کے لیے امتِ مسلمہ کے سپرد کر دی گئی ہے۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، سورۃ العلق 1:96-5؛ سورۃ المدثر 1:74-7؛ سورۃ الأحزاب 33:40
2. صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی
3. صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی لا نبی بعدی
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ابتداء الوحی
5. ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ

مختصر سوالات و جوابات

1 غارِ حرا کی خلوت کا پس منظر اور مقصد کیا تھا؟

بعثت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں پھیلی ہوئی بت پرستی اور اخلاقی فساد شدید بے چین کرتا تھا، اور آپ کا دل معاشرے کی اس حالت پر مطمئن نہیں تھا۔ اسی اضطراب کے نتیجے میں آپ نے مکہ کے قریب واقع غارِ حرا میں عبادت، غور و فکر اور تنہائی کا معمول اختیار کر لیا، جہاں آپ کئی کئی دن قیام فرماتے تھے۔ یہ خلوت کسی معاشرتی فرار یا کمزوری کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ درحقیقت آنے والی عظیم ذمہ داری کے لیے ایک خاموش اور گہری روحانی تیاری تھی۔ اسی تنہائی نے آپ کے دل کو دنیاوی مشاغل سے کاٹ کر اس یکسوئی تک پہنچایا جہاں الہامی پیغام کے استقبال کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

2 پہلی وحی کا واقعہ کیسے پیش آیا؟

چالیس برس کی عمر میں، رمضان کے مبارک مہینے میں، حضرت جبریلؑ غارِ حرا میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور وحیِ الٰہی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے الفاظ اقرأ باسم ربک تھے، یعنی پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے علم کی جستجو کو ابتدا ہی سے معرفتِ الٰہی کے ساتھ گہرے انداز میں جوڑ دیا۔ اس غیر معمولی اور عظیم تجربے کی ہیبت اتنی شدید تھی کہ آپ کانپتے ہوئے گھر لوٹے اور فوری طور پر حضرت خدیجہؓ نے آپ کو چادر اوڑھا کر تسلی دی اور حوصلہ بندھایا۔ یہ واقعہ نبوت کے آغاز کا نقطۂ عروج تھا جس نے آپ کی پوری زندگی کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔

3 حضرت خدیجہؓ اور ورقہ بن نوفل کا اس واقعے میں کیا کردار تھا؟

حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی صلہ رحمی، سچائی اور کمزوروں کی مدد جیسی صفات کو اس بات کی مضبوط دلیل سمجھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، اور یہی الفاظ انہوں نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے کہے۔ اسی حوصلہ افزائی کے بعد وہ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو پہلے سے آسمانی کتابوں کا علم رکھتے تھے اور عبرانی زبان سے بھی واقف تھے۔ ورقہ نے واقعے کی تفصیل سن کر بتایا کہ یہ وہی عظیم فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا تھا، اور پیش گوئی کی کہ آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکال دے گی، جو بعد میں حقیقت ثابت ہوئی۔

4 وقفۂ وحی اور سورۂ مدثر کے احکام کی کیا اہمیت ہے؟

پہلی وحی کے بعد ایک وقفہ آیا جسے وقفۂ وحی کہا جاتا ہے، اور اس کی مدت کے بارے میں مختلف روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس وقفے کے بعد سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں، جن میں یاایہاالمدثر کے حکم کے ذریعے انذار، اللہ کی بڑائی بیان کرنے اور ظاہری و باطنی پاکیزگی اختیار کرنے کا واضح راستہ متعین کر دیا گیا۔ اس مرحلے پر وحی نے نبی کریم ﷺ کی ذاتی عبادت کو ایک وسیع اجتماعی دعوت اور معاشرتی اصلاح کی ذمہ داری میں تبدیل کر دیا، اور یوں ایک انفرادی روحانی تجربہ ایک منظم اور عالمگیر تحریک کی مضبوط بنیاد بن گیا۔

5 رسالتِ محمدی کے بنیادی مقاصد کیا تھے؟

رسالت کا سب سے پہلا اور بنیادی مقصد انسان کو شرک کی ہر شکل سے نکال کر خالص توحید کی طرف لانا تھا، کیونکہ توحید ہی وہ بنیاد ہے جس پر پورا اسلامی عقیدہ استوار ہے۔ قرآن مجید نے تلاوتِ آیات، تزکیۂ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم کو اس نبوی مشن کے بنیادی اجزا قرار دیا، جن کے بغیر کوئی حقیقی اصلاح ممکن نہیں تھی۔ اس کے ساتھ عدل، رحمت، اعلیٰ اخلاق اور آخرت کی جواب دہی کا شعور بھی اسی مشن کے عملی نتائج کے طور پر سامنے آئے۔ اس طرح رسالت محض ایک نظری عقیدے کا اعلان نہیں تھی بلکہ ایک مکمل اور جامع اخلاقی و معاشرتی نظام کی مضبوط بنیاد تھی۔

6 نبی کریم ﷺ کی رسالت کی عالمگیریت کا کیا مطلب ہے؟

نبی کریم ﷺ کی رسالت کسی مخصوص نسل، قبیلے یا جغرافیائی خطے تک محدود نہیں تھی، بلکہ قرآن مجید نے صراحت سے آپ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر اور تمام جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا۔ اس عالمگیریت کا مطلب یہ ہے کہ دعوتِ اسلام زبان، رنگ، نسل اور قومیت کی تمام حدود سے بلند ہو کر ایک اصولی اور آفاقی پیغام بن گئی، جسے کسی بھی زمانے اور کسی بھی خطے کا انسان اپنی زندگی میں یکساں طور پر نافذ کر سکتا ہے۔ یہی وصف اسلام کو محض عرب کی مقامی اصلاحی تحریک ہونے سے بلند کر کے ایک عالمگیر اور دائمی دین کا درجہ عطا کرتا ہے، جو ہر دور کے انسان کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

7 عقیدۂ ختمِ نبوت کا مفہوم اور اس کا عملی تقاضا کیا ہے؟

قرآن مجید نے واضح طور پر نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا، اور صحیح احادیث میں بھی آپ ﷺ نے متعدد مواقع پر صراحت سے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختمِ نبوت کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ دین کی بنیادی اور مکمل ہدایت اسی رسالت پر تمام ہو چکی، اور اب امتِ مسلمہ اسی محفوظ پیغام کی حفاظت اور دعوت کی ذمہ دار ہے۔ اس عقیدے کا عملی تقاضا یہ ہے کہ قرآن و سنت کو آخری اور حتمی نبوی ہدایت مانا جائے، کسی نئے مدعیِ نبوت کو ہرگز تسلیم نہ کیا جائے، اور علم، دعوت اور اخلاق کے ذریعے اسی محفوظ پیغام کو نسل در نسل آگے پہنچایا جائے۔

8 اسلام میں وحی اور عقل کے تعلق کو کیسے سمجھا جاتا ہے؟

اسلام وحی اور عقل کو باہم دشمن یا متصادم نہیں سمجھتا، بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کا معاون قرار دیتا ہے۔ عقل وحی کے مفہوم کو سمجھنے، اس کے دلائل پر غور کرنے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کے اطلاق کی صورتیں تلاش کرنے کا اہم کام انجام دیتی ہے، اور اسی لیے قرآن مجید بار بار غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ تاہم حلال و حرام اور غیب کے بنیادی حقائق انسانی خواہش یا وقتی رجحانات کے بجائے وحی کی روشنی میں متعین ہوتے ہیں، تاکہ دین کی بنیاد مستحکم اور غیر متغیر رہے۔ یہ متوازن تعلق دین کو جامد تقلید کے بجائے ایک زندہ اور عقلی طور پر قابلِ توجیہ نظام بناتا ہے۔

9 پہلی وحی کے واقعے کی مستند اور مربوط ترتیب کیا بیان کی جاتی ہے؟

صحیح بخاری کی مستند روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ غارِ حرا میں طویل عرصہ خلوت اختیار کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت جبریلؑ نے آ کر سورۂ علق کی ابتدائی آیات سنائیں اور وحی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کانپتے ہوئے گھر تشریف لائے، جہاں حضرت خدیجہؓ نے آپ کو تسلی دی اور بعد میں آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جنہوں نے واقعے کی نوعیت اور اس کے مضمرات کی وضاحت کی۔ کچھ عرصے بعد سورۂ مدثر کے احکام نازل ہوئے، جنہوں نے علانیہ انذار اور معاشرتی اصلاح کی ذمہ داری کو واضح طور پر نمایاں کیا۔ یہ پوری ترتیب سیرت کے مستند ترین ابواب میں شمار ہوتی ہے۔

10 عقیدۂ ختمِ نبوت امتِ مسلمہ کو کیا عملی ذمہ داری سونپتا ہے؟

قرآن نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا اور صحیح احادیث میں آپ ﷺ نے خود اپنے بعد نبی نہ ہونے کی صراحت فرمائی، جس سے یہ عقیدہ نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ اس کا سب سے پہلا عملی تقاضا یہ ہے کہ قرآن و سنت کو آخری اور مکمل نبوی ہدایت تسلیم کیا جائے، اور کسی نئے مدعیِ نبوت یا اس کے پیروکاروں کو دین کی حدود سے خارج سمجھا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ امتِ مسلمہ پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ علم، تحقیق، دعوت اور بلند اخلاق کے ذریعے اسی محفوظ اور آخری پیغام کو ہر نسل تک، بغیر کسی تحریف کے امانت داری سے پہنچاتی رہے۔

کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 نبی کریم ﷺ کو کس عمر میں نبوت سے سرفراز کیا گیا؟

- الف **چالیس برس**
- ب تیس برس
- ج پچاس برس
- د پینتیس برس

وضاحت: نبی کریم ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں غارِ حرا میں پہلی وحی کے ذریعے نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

2 سورۃ الاحزاب کی آیت ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ کن تین پہلوؤں کو یکجا کرتی ہے؟

- الف **بعثت، رسالت اور ختمِ نبوت**
- ب صرف نسب اور خاندان
- ج صرف عبادات اور روزہ
- د صرف تجارت اور معاشرت

وضاحت: یہ آیت بعثت، رسالت اور ختمِ نبوت کے تینوں پہلوؤں کو ایک ہی سانس میں سمیٹ دیتی ہے۔

3 بعثت سے پہلے نبی کریم ﷺ کو کس چیز نے بے چین رکھا؟

- الف تجارتی خسارہ
- ب **مکہ کی بت پرستی اور اخلاقی فساد**
- ج قبائلی جنگیں صرف
- د موسمی مشکلات

وضاحت: بعثت سے پہلے مکہ کی بت پرستی اور اخلاقی فساد آپ ﷺ کو شدید بے چین رکھتا تھا، جس نے خلوت کی طرف مائل کیا۔

4 غارِ حرا کی خلوت کا اصل مقصد کیا تھا؟

- الف معاشرے سے فرار
- ب **آنے والی ذمہ داری کے لیے روحانی تیاری**
- ج تجارتی منصوبہ بندی
- د محض آرام و سکون

وضاحت: غارِ حرا کی خلوت معاشرے سے فرار نہیں بلکہ آنے والی عظیم نبوی ذمہ داری کے لیے ایک گہری روحانی تیاری تھی۔

5 پہلی وحی کے موقع پر حضرت جبریل کس مہینے میں حاضر ہوئے؟

- الف **رمضان**
- ب شعبان
- ج محرم
- د ذوالحجہ

وضاحت: چالیس برس کی عمر میں رمضان کے مبارک مہینے میں حضرت جبریلؑ غارِ حرا میں حاضر ہوئے اور وحی کا آغاز ہوا۔

6 پہلی وحی کے ابتدائی الفاظ کیا تھے؟

- الف **اقرأ باسم ربک**
- ب یا ایہا المدثر
- ج قل ھو اللہ احد
- د الحمد للہ رب العالمین

وضاحت: پہلی وحی کے ابتدائی الفاظ اقرأ باسم ربک تھے، جنہوں نے علم کو ابتدا ہی سے رب کی معرفت سے جوڑ دیا۔

7 پہلی وحی کے تجربے کے بعد گھر لوٹنے پر نبی کریم ﷺ کو سب سے پہلے کس نے تسلی دی؟

- الف حضرت ابو بکرؓ نے
- ب **حضرت خدیجہؓ نے**
- ج ورقہ بن نوفل نے
- د حضرت علیؓ نے

وضاحت: وحی کے تجربے کی ہیبت سے گھر لوٹنے پر حضرت خدیجہؓ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کو چادر اوڑھا کر تسلی دی۔

8 ورقہ بن نوفل کی کیا خصوصیت تھی جس کی بنا پر حضرت خدیجہؓ آپ کے پاس گئیں؟

- الف وہ ایک تاجر تھے
- ب **وہ سابقہ آسمانی کتابوں سے واقف تھے**
- ج وہ ایک شاعر تھے
- د وہ مکہ کے سردار تھے

وضاحت: ورقہ بن نوفل سابقہ آسمانی کتب سے واقفیت رکھتے تھے، اسی لیے حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کو ان کے پاس لے گئیں۔

9 ورقہ بن نوفل نے وحی کے فرشتے کے بارے میں کیا کہا؟

الف یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا تھا

ب یہ ایک عام خواب ہے

ج یہ شیطانی وسوسہ ہے

د اس کا کوئی مطلب نہیں

وضاحت: ورقہ نے کہا کہ یہ وہی عظیم ناموس (فرشتہ) ہے جو حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا تھا، اور یہی نبوت کی علامت ہے۔

10 پہلی وحی کے بعد کیا واقعہ پیش آیا جسے وقفۂ وحی کہا جاتا ہے؟

الف وحی کا سلسلہ مستقل طور پر بند ہو گیا

ب ایک عرصے کے لیے وحی میں وقفہ آیا

ج وحی روزانہ نازل ہونے لگی

د وحی کا آغاز اسی وقت سے ہوا

وضاحت: پہلی وحی کے بعد ایک وقفہ آیا جسے وقفۂ وحی کہا جاتا ہے، اور اس کی مدت کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

11 وقفۂ وحی کے بعد نازل ہونے والی سورت نے کیا حکم دیا؟

الف انذار اور پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم

ب صرف روزے کا حکم

ج صرف زکوٰۃ کا حکم

د صرف حج کا حکم

وضاحت: سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات نے یاایہاالمدثر کے حکم کے ذریعے انذار اور ظاہری و باطنی پاکیزگی کا راستہ متعین کیا۔

12 وحی نے نبی کریم ﷺ کی ذاتی عبادت کو کس چیز میں تبدیل کر دیا؟

الف ذاتی عبادت میں محدود رکھا

ب اجتماعی دعوت اور اصلاح کی ذمہ داری میں

ج تجارتی سرگرمی میں

د صرف خاندانی معاملات میں

وضاحت: وحی نے آپ ﷺ کی ذاتی عبادت کو ایک اجتماعی دعوت اور معاشرتی اصلاح کی وسیع ذمہ داری میں تبدیل کر دیا۔

13 رسالت کا سب سے پہلا اور بنیادی مقصد کیا تھا؟

الف انسان کو شرک سے نکال کر توحید کی طرف لانا

ب صرف عرب کو سیاسی طور پر متحد کرنا

ج صرف تجارت کو فروغ دینا

د صرف قبائلی جنگیں ختم کرنا

وضاحت: رسالت کا پہلا اور بنیادی مقصد انسان کو ہر قسم کے شرک سے نکال کر خالص توحید کی طرف لانا تھا۔

14 قرآن مجید نے نبوی مشن کے بنیادی اجزا کن چیزوں کو قرار دیا؟

الف تلاوتِ آیات، تزکیۂ نفس اور تعلیمِ کتاب و حکمت

ب صرف عسکری تربیت

ج صرف تجارتی معاہدے

د صرف قبائلی اتحاد

وضاحت: قرآن نے تلاوتِ آیات، تزکیۂ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم کو نبوی مشن کے بنیادی اجزا قرار دیا۔

15 رسالت کے مقاصد کے عملی نتائج کے طور پر قرآن نے کن چیزوں کا ذکر کیا؟

الف عدل، رحمت، اعلیٰ اخلاق اور آخرت کی جواب دہی کا شعور

ب صرف تجارتی منافع

ج صرف قبائلی اتحاد

د صرف زبانی دعوے

وضاحت: عدل، رحمت، اعلیٰ اخلاق اور آخرت کی جواب دہی کا شعور نبوی مشن کے عملی نتائج کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

16 نبی کریم ﷺ کی رسالت کس حد تک محدود تھی؟

الف صرف قریش تک

ب صرف مکہ تک

ج کسی مخصوص نسل یا خطے تک محدود نہیں تھی

د صرف عرب تک

وضاحت: قرآن نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر قرار دیا، اس لیے آپ کی رسالت کسی مخصوص نسل یا خطے تک محدود نہیں۔

17 قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کو کن الفاظ سے یاد کیا؟

الف تمام جہانوں کے لیے رحمت

ب صرف عرب کے لیے رہنما

ج صرف قریش کے لیے سردار

د صرف مکہ کے لیے مصلح

وضاحت: قرآن نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر اور تمام جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا۔

18 قرآن مجید کے مطابق نبی کریم ﷺ کا لقب کیا ہے جو ختمِ نبوت کی دلیل ہے؟

- الف خاتم النبیین
- ب سیدالانبیاء صرف روایتی طور پر
- ج امام الانبیاء
- د صرف رسولِ عرب

وضاحت: سورۂ احزاب میں قرآن نے نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا، جو عقیدۂ ختمِ نبوت کی بنیادی قرآنی دلیل ہے۔

19 عقیدۂ ختمِ نبوت کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟

- الف دین کی بنیادی ہدایت مکمل ہو چکی اور مزید کسی نبی کی ضرورت نہیں
- ب نبوت کا سلسلہ کسی اور شکل میں جاری ہے
- ج ہر دور میں نیا نبی آسکتا ہے
- د نبوت کا تصور غیر واضح ہے

وضاحت: ختمِ نبوت کا مطلب یہ ہے کہ دین کی بنیادی ہدایت نبی کریم ﷺ کی رسالت پر مکمل ہو چکی، اور امت اسی کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔

20 عقیدۂ ختمِ نبوت کا سب سے پہلا عملی تقاضا کیا ہے؟

- الف قرآن وسنت کو آخری نبوی ہدایت مان کر کسی نئے مدعیِ نبوت کو رد کرنا
- ب نئے نبیوں کی تلاش جاری رکھنا
- ج ہر دور میں نئی وحی کا انتظار کرنا
- د نبوت کے تصور کو غیر اہم سمجھنا

وضاحت: ختمِ نبوت کا پہلا عملی تقاضا یہ ہے کہ قرآن وسنت کو آخری اور حتمی نبوی ہدایت مانا جائے اور کسی نئے مدعیِ نبوت کو تسلیم نہ کیا جائے۔

21 اسلام وحی اور عقل کے بارے میں کیا موقف رکھتا ہے؟

- الف دونوں کو باہم دشمن سمجھتا ہے
- ب دونوں کو ایک دوسرے کا معاون سمجھتا ہے
- ج عقل کو مکمل طور پر رد کرتا ہے
- د وحی کو غیر ضروری قرار دیتا ہے

وضاحت: اسلام وحی اور عقل کو باہم دشمن نہیں بلکہ ایک دوسرے کا معاون سمجھتا ہے، اور عقل کو وحی کے فہم کے لیے استعمال کرتا ہے۔

22 حلال و حرام اور غیب کے بنیادی حقائق کس ذریعے سے متعین ہوتے ہیں؟

- الف انسانی خواہش سے
- ب وحی سے
- ج محض رواج سے
- د صرف عقل سے

وضاحت: حلال و حرام اور غیب کے بنیادی حقائق انسانی خواہش کے بجائے وحی سے متعین ہوتے ہیں، تاکہ دین کی بنیاد مستحکم رہے۔

23 اسلام میں عقل کا کام کیا بیان کیا گیا ہے؟

- الف وحی کے مفہوم کو سمجھنا اور اس کے اطلاق کی صورتیں تلاش کرنا
- ب وحی کو مکمل طور پر مسترد کرنا
- ج وحی کا متبادل بننا
- د دین کے احکام کو تبدیل کرنا

وضاحت: عقل وحی کے مفہوم کو سمجھتی ہے، اس کے دلائل پر غور کرتی ہے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کے اطلاق کی صورتیں تلاش کرتی ہے۔

24 مضمون کے اختتام پر بعثت، وحی، مقاصدِ رسالت اور ختمِ نبوت کو مجموعی طور پر کیا قرار دیا گیا ہے؟

- الف انسانیت کے لیے ایک حتمی اور دائمی الہامی رہنمائی کا نقطۂ عروج
- ب ایک وقتی اور مقامی واقعہ
- ج ایک نامکمل اور غیر واضح تجربہ
- د ایک محض تاریخی حادثہ

وضاحت: مجموعی طور پر یہ چاروں پہلو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ نبوت کوئی وقتی یا مقامی واقعہ نہیں بلکہ انسانیت کے لیے ایک حتمی اور دائمی الہامی رہنمائی کا نقطۂ عروج تھی۔

25 غارِ حرا کی طویل خلوت کا نتیجہ کیا نکلا؟

- الف دل دنیاوی مشاغل سے کٹ کر الہامی پیغام کے استقبال کی یکسوئی تک پہنچا
- ب اس کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوا
- ج اس سے تجارتی نقصان ہوا
- د اس سے سماجی تعلقات مضبوط ہوئے

وضاحت: کئی برسوں پر محیط تنہائی نے دل کو دنیاوی مشاغل سے کاٹ کر اس یکسوئی تک پہنچا دیا جہاں الہامی پیغام کے استقبال کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

26 پہلی وحی کے تجربے کی نوعیت کو سب سے بہتر کون سا بیان کرتا ہے؟

- الف یہ ایک غیر معمولی اور ہیبت ناک الہامی تجربہ تھا جس نے آپ ﷺ کی پوری زندگی کا رخ بدل دیا
- ب یہ ایک عام اور معمولی خواب تھا
- ج اس کا نبوت سے کوئی تعلق نہیں تھا
- د یہ محض ایک تاریخی افسانہ ہے

وضاحت: وحی کے پہلے تجربے کی ہیبت اتنی شدید تھی کہ آپ ﷺ کانپتے ہوئے گھر لوٹے، اور یہ واقعہ آپ کی پوری زندگی کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل دینے والا ثابت ہوا۔

27 ورقہ بن نوفل کی پیش گوئی، کہ آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکالے گی، کا کیا نتیجہ نکلا؟

الف یہ بعد میں ہجرت کی صورت میں حقیقت ثابت ہوئی

ب یہ کبھی درست ثابت نہیں ہوئی

ج اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا

د اسے فوراً رد کر دیا گیا

وضاحت: ورقہ کی پیش گوئی، کہ قوم آپ کو مکہ سے نکالے گی، بعد میں ہجرتِ مدینہ کی صورت میں حقیقت ثابت ہوئی۔

28 سورۂ مدثر کے نزول اور رسالت کے مقاصد کے مابین کیا ربط ہے؟

الف سورۂ مدثر نے انفرادی عبادت کو اجتماعی دعوت میں بدلا، جو رسالت کے وسیع مقاصد کی طرف پہلا قدم تھا

ب دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں

ج سورۂ مدثر نے دعوت کو محدود کر دیا

د یہ صرف ذاتی عبادت تک محدود رہی

وضاحت: سورۂ مدثر کی آیات نے ذاتی عبادت کو اجتماعی دعوت اور معاشرتی اصلاح کی ذمہ داری میں تبدیل کیا، جو رسالت کے وسیع مقاصد کی طرف پہلا عملی قدم تھا۔

29 نبوی رسالت کی عالمگیریت نے دعوتِ اسلام کو کن حدود سے بلند کیا؟

الف زبان، رنگ اور قومیت کی حدود سے

ب صرف مکہ کی حدود سے

ج صرف قریش کی حدود سے

د صرف عرب کی زبان کی حدود سے

وضاحت: رسالت کی عالمگیریت نے دعوتِ اسلام کو زبان، رنگ اور قومیت کی حدود سے بلند کر کے ایک آفاقی پیغام بنا دیا۔

30 عقیدۂ ختمِ نبوت کے تناظر میں کسی نئے مدعیِ نبوت کے بارے میں کیا موقف اپنایا جاتا ہے؟

الف اسے ہرگز تسلیم نہیں کیا جاتا

ب اسے قبول کر لیا جاتا ہے

ج اس پر کوئی موقف نہیں اپنایا جاتا

د اسے صرف جزوی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے

وضاحت: عقیدۂ ختمِ نبوت کا واضح تقاضا یہ ہے کہ قرآن و سنت کو آخری ہدایت مان کر کسی نئے مدعیِ نبوت کو ہرگز تسلیم نہ کیا جائے۔